I

وسیلہ

جب خالق کائنات نے آدم علیہ سلام کو بنایا تو فرمایا اے
فرشتو جب میں آدمؑ میں اپنی روح پھونک دوں تو تم فرشتے
آدم کے سامنے سجدہ ریز ہوں مگر ابلیس نے انکار کے ساتھ
ساتھ تکرار اور کبر کیا کہ میں نے اللہ کو ہزاروں سال سجدے
کئے تسبیح کی، میں تو آگ سے بنایا گیا ہوں پھر اس مٹی گارے
اور پانی کے پتلے کو سجدہ کروں؟ یہ تو میری توہین ہو گی۔
کیونکہ اللہ کو اطاعت اور فرمانبرداری اور
عجز و انکسار پسند ہے اس لئے اللہ تعالی نے فرما
دیا کہ جو آدمؑ کو سجدہ نہیں کرے گا وہ مردود
ہو جائے گا ابلیس نے کہا یا اللہ آدمؑ کو سجدہ میں
تو نہیں کروں گا اور اس کی سزا کے طور پر مجھے تو
مردود کر دیا جائے گا۔ تو پھر مجھے اتنی قوت دیدے
کہ میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں اور اپنے ساتھ
شامل کروں۔ اللہ تعالی نے فرما دیا کہ قوت تمہیں اب
ہم نے دیدی ہے مگر میرے اچھے بندے تیری طرف نہیں
آئیں گے۔ ان مکالمات کے بعد ابلیس نے انسان سے

دشمنی ٹھان لی۔ جب ابلیس نے دیکھا کہ آدمؑ کو جنت کے عیش
آرام میں مزے سے ہر نعمت میسر ہے شیطان بہت جلتا کہ اس
آدمؑ کی وجہہ سے مجھے مردود کر دیا گیا ہے اور قرب
الٰہی سے محروم ہو کر اللہ کے قہر و غضب کا سزا وار ہو گیا ہوں۔
اور یہ سب صرف اور صرف آدمؑ علیہ السلام کی وجہہ
سے ہوا ہے۔ اب جیسے بھی ہو مجھے آدمؑ سے انتقام لینا ہے
اور پھر وہ اپنی سکیم میں کامیاب ہو ہی گیا جس کی
وجہہ سے حضرت آدمؑ علیہ السلام کو نہ صرف اس نورانی
لباس سے محروم ہونا پڑا جو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص
رحم و کرم سے آدمؑ اور حضرت حواؑ کو پہنا رکھا تھا بلکہ جنت سے بھی
نکال کر زمین پر ایک دوسرے سے میلوں اور سالوں کے
فاصلے پر پھینک دیئے گئے۔ وہ آدمؑ جو جنت کی ہر نعمت
کو پا کر بھی اداس تھے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت حواؑ کو ان
کی دوست ہمدرد بنا کر پیدا کر کے دونوں کا نکاح کر
دیا تو دونوں میاں بیوی جنت میں اکٹھے رہتے تھے اور
وہ بہت خوش تھے مگر ابلیس کے کہنے سے شجر ممنوعہ کو چکھ کر اللہ
کی جنت سے دور ایک کو دوسرے کی خبر بھی نہیں کہ کہاں ہے
کیسا ہے کس حال میں ہے وہ دونوں بہت پریشان اور مضطر مسار

ہوکر روتے تھے آہ و زاری کرتے تھے۔ اللہ کے حضور سر بسجود ہو

ہوکر معافی مانگتے تھے تین سو سال بیت گئے آدمؑ علیہ السلام

کی آنکھوں سے آنسوؤں کی ندیاں بہہ گئیں پرندے پانی

پیتے تھے اور کہتے تھے واہ کتنا میٹھا پانی ہے جب حضرت آدمؑ علیہ السلام

ان پرندوں کی یہ گفتگو سنا کرتے تو اور نادم ہوتے کہ ہم پر کیسے

ایسا وقت آگیا ہے کہ چرند پرند بھی مذاق اڑاتے ہیں

بے شک ہم اپنی غلطی سے اس حال کو پہنچے ہیں اللہ تعالیٰ ہمیں معاف

فرمادے۔ تب بارگاہِ الٰہی سے ندا آئی اے آدمؑ یہ پرندے سچ کہتے ہیں

کیونکہ جو بھی کوئی اپنے گناہوں سے نادم ہوکر روتا ہے

اس کے آنسو واقعی شیریں ہوتے ہیں۔

فرمان باری تعالیٰ ہے کہ تین آنکھیں دوزخ سے نجات کی

مستحق ہونگی اوّل وہ آنکھ جو خوفِ خدا میں روئے

دوئم وہ آنکھ جو گناہ کی چیزیں نہ دیکھے سوئم وہ آنکھ

جو اللہ کے پیار میں اللہ کی یاد میں شب بیدار

ہو۔ جب تین سو سال تک حضرت آدمؑ علیہ السلام

روتے اور معافی کی درخواست کرتے رہے اللہ تعالیٰ

رحمان و رحیم نے رحم فرمایا اور فرشتے سے کہا آدمؑ کے پاس جاؤ

اور اذان کہو تب حضرت جبرائیلؑ علیہ السلام

تشریف لائے اور اذان دی پھر جب اذان میں آقا و
مولی محمد الرسول اللہ کا مقدس نام حضرت آدم نے سنا تو
انہیں یاد آگیا کہ جب اللہ تعالی نے مجھے بنا کر روح
پھونکی تھی۔ تو عرش بریں پر محمد رسول اللہ لکھا
ہوا دیکھا تھا یہ پیارا نام سنکر آدم علیہ السلام
کی وحشت دور ہوئی ان کے دل کو سکون و آرام ملا
تب آدم نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ کہ اے اللہ
میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے طفیل مجھے بخشش دے۔ اسی وقت بارگاہِ الٰہی سے حکم جاری
ہو گیا کہ اے فرشتو آدم ہماری بارگاہ میں بڑا شفیع لایا
ہے اب تم آدم کی تعظیم کیا کرو۔ تب فرشتے آدم علیہ السلام
سے پاس آئے اور کہا اب کچھ غم نہ کرو کہ اللہ سبحانہ تعالی
نے نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے تمہارے گناہ کو
معاف کر دیا ہے اور ہم نے تمہاری فریاد سن لی ہے۔ پھر جب اللہ
جل جلالہ نے فرمایا اے آدم تم نے محمد کو کیسے جانا اور
پہچانا ابھی تو ہم نے انہیں ظاہر نہیں کیا؟ آدم نے عرض کی یا اللہ
جس وقت مجھ میں روح ڈالی گئی تو میں نے عرش اعظم پر
کلمہ طیبہ لکھا دیکھا تھا تبھی میں نے جان لیا کہ میرے اللہ نے

اپنے نام کے ساتھ جس کا نام ملا کر لکھا ہے وہ رب کا بہت مقرب
اور پیارا ہی ہوگا۔ ارشاد ہوا اے آدمؑ تم نے بالکل ٹھیک
جانا واقعی محمدؐ میرا محبوب ایک پوشیدہ نور ہے۔ اور
جو نعمت بھی میں نے پیدا کی ہے وہ سب کچھ پیارے محمدؐ ہی
کے طفیل ہے اس لئے اب اپنے پیارے محمدؐ کے طفیل تمہارا
گناہ اور قصور معاف کر دیا ہے۔ اور ہمیں قسم ہے اپنے عزوجلال
کی کہ جو کوئی تیری اولاد سے میرے پیارے کے وسیلے پکڑے
گا اس کی خطائیں معاف کردوں گا اور وہ اپنی مراد کو
بھی پائے گا۔ مگر آج کے دور میں کئی لوگ ایسے بھی ملے جو
یہ کہتے ہیں محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ پکڑنا گناہ ہے
شرک ہے وہ ایک پیغام لے کر آئے ماں کے بطن سے پیدا ہوئے تھے
آپؐ صلعم کھانا بھی کھاتے تھے شادیاں کیں باپ بنے یعنی ہماری طرح
کے ایک انسان تھے اور اپنی طبعی عمر پوری کر کے وصال پا گئے تھے
اور وہ تو خود دنیا میں یہ پیغام لیکر آئے کہ صرف اللہ کو
مانو پھر انؐ کا وسیلہ کیوں پکڑیں؟ حالانکہ قرآن
مجید میں اللہ تعالیٰ خود فرماتے ہیں کہ اگر تم لوگ
گناہ کر بیٹھو تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی
بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگو اگر وہ معاف

فرمادینگے تو تمہارے حق میں دعا فرمائینگے تب ہی

تو اللہ تعالیٰ بھی ان کی بات رکھے گا اور تم پر رحم فرمادے

گا = دیکھو سورۃ نساء آیت 64 = اس کے علاوہ

گناہ سے بچنے کے لئے بھی میرے آقا علیہ السلام کا وسیلہ اور

دعا ضروری ہے اور بخشش و مغفرت کے لئے بھی نام محمد صلی اللہ

علیہ وسلم ہی پناہ ہے - انا مستجیر بک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم،

اللہ تعالیٰ نے فرشتے کے ذریعے ہی نبیوں پیغمبروں

اور رسولوں سے بھی بات کی پیغام بھیجے اگر اللہ تعالیٰ

چاہتا کہ وسیلے کے بغیر بات ہو تو فرشتے کو وسیلہ

نہ بنایا ہوتا - صرف حضرت موسیٰ کلیم اللہ سے بات چیت

بلاواسطہ ڈائریکٹ کی گئی مگر انہوں نے وہ مقام نہیں پایا جو

آقا و مولیٰ حبیب کبریا احمد مجتبےٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سرورِ دنیا و دین کو عطا کیا - یعنی اللہ تعالیٰ دعوت دیتے

میں سواری کا انتظام کروا کے اپنے پاس عرش

بریں پر بلاتے ہیں نبی پاک عرشِ الٰہی پر جلوہ افروز

ہوتے ہیں یہ اعزاز و افتخار صرف ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا ہے کیونکہ اور کسی نبی میں وہ خوبیاں نہ تھیں

جو ہمارے پیارے نبی آقا علیہ السلام میں تھیں ہمارے آقا مجسم نورِ الٰہی تھے

خالق و مالکِ کائنات نے اس گلشنِ کائنات میں خاص الخاص جتنے پھول کھلائے تھے ان سب سے بہتر پیڑوں کو یکجا کیا اور جمع کر کے جو خوشبوؤں سے معطر گلدستہ بنایا اس نور و نکہت کا نام پاک محمدؐ رکھا اور فرشتوں میں آپؐ کا نامِ نامی اسمِ گرامی احمدؐ رکھا گیا۔ محمدؐ جس کی تعریف کی جائے اور وہ بھی تعریف کرنے والا ہو کیونکہ جب اللہ اپنے محبوبؐ کی تعریف و توصیف کرے گا تو محبوبؐ بھی اس کی حمد و ثنا کر رہا ہوگا مگر فرشتوں کو حکم دیا کہ تم بھی میرے محبوبؐ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف اور تعریف کرو۔ اس لئے نام احمدؐ بنایا گیا اس کے ساتھ ہی مومنوں کو بھی حکم دیا کہ تم بھی تعریف کیا کرو محبوبِ کبریا کی ثنا کیا کرو اور اس کا طریقہ یہ بتایا گیا کہ درود پاک پڑھو۔

صلی اللہ علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیبؐ اللہ۔ یوں تو کلمے اور بھی ہیں مثلاً

لا الہ الا اللہ آدمؑ صفی اللہ۔ لا الہ الا اللہ نوحؑ نجی اللہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ لا الہ الا اللہ اسماعیل ذبیح اللہ لا الہ الا اللہ داؤدؑ خلیفۃ اللہ لا الہ الا اللہ موسیٰؑ کلیم اللہ لا الہ الا اللہ عیسیٰؑ روح اللہ مگر لا الہ الا اللہ محمدؐ الرسول اللہ کی یہ شان ہے کہ جو کوئی ۷۰ ہزار بار یہ کلماتِ طیب زبان سے ادا کر لے اور اپنے لئے پڑھ لے تو نامِ محمدؐ کے صدقے نارِ جہنم اس پر حرام ہو جاتی ہے

کچھ احمق لوگ کہتے ہیں کہ کیا حضرت یونس علیہ السلام نے آیت کریمہ

سوا لاکھ بار پڑھکر معافی پائی تھی مگر یہ لوگ اپنی حقیقت

اور اپنی اوقات بھول کر انبیاءؑ علیہ السلام سے ہر وقت ہر طرح

ہر طور سے مقابلہ کرتے ہیں ۔ کہاں انبیاءؑ کی پاس زبان کہاں ہم لوگوں کی ہے اور

بیٹے کی بشارت کنواری مریمؑ علیہ السلام کے پاس پیغام ایک فرشتہ ہی

تو لایا تھا اس نے حضرت مریمؑ کو دم کیا پھونک ماری

اور بتایا کہ تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہوگا یہ ہی اللہ کی

مرضی ہے حضرت عیسٰیؑ روح اللہ کہلائے اور آدمؑ

علیہ السلام کو اللہ نے خود دم کیا پھونک ماری

قرآن بتاتا ہے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا جب میں آدمؑ

علیہ السلام میں اپنی روح پھونک دوں تو سب سجدہ کرو

آدمؑ برگزیدہ کہلائے یہ اللہ کی مرضی ہے

اللہ نے اپنے نور سے نور لیکر محمدؐ الرسول اللہ کو

بنایا وہ شفیعِ روزِ جزا محبوبِ کبریا جانِ دو عالم

بنا دیئے گئے یہ سب بھی اللہ کی مرضی ہے ہر نبیؑ رسولؑ پیغمبر کا اپنا اپنا

مقام و مرتبہ جدا رکھا گیا ہے جن کو اپنے نور سے نور لیکر پیدا کیا گیا

اسے اپنا بیٹا نہیں کہا جس میں خود اپنی روح پھونکی بیٹا اسے بھی

نہیں بتایا اور پھر جس میں فرشتے کے ذریعے روح ڈالی گئی بیٹا اسے بھی نہیں

کہا گیا یہ بھی تو میرے اللہ کی مرضی ہے مگر لوگ اللہ کا بیٹا بتاتے ہیں ۔

اگر کسی نے کسی اعلٰی افسر سے ملنا ہو تو سفارش ہو گی ملاقات کا وقت بمشکل ملے گا مگر اللہ

سے بھی اللہ سے ڈائریکٹ باتیں اور ملاقاتیں کرنے کو تیار لوگ
بیٹھے ملتے ہیں حالانکہ ان کم عقلوں بلکہ خردماغوں کو اللہ
کے قوانین سے ٹکر لینے سے پہلے یہ تو سوچنا چاہیئے کہ
ان کا وجود ان کا ذہن ان کی سمجھ جب قرآن کی
آیات کو اللہ کے احکام کو جان نہیں پاتی تو مالکِ
قرآن کی عظیم و مقدس ہستی سے مقابلہ کرنے کی ہمت اور
جرأت کیسے ہوئی قانونِ خدا اور محبوبِ خدا کی ذات پاک
پر زبان درازی کرنا بڑی دل گردے کی بات ہے کہ ایسے
گستاخوں کی ضمانت دینے والا کوئی نہ ہوگا۔

کیونکہ خدا جس کو پکڑے چھڑا لے محمدؐ
محمدؐ کے پکڑے چھڑا کوئی نہیں سکتا

محمدؐ کا وسیلہ ضروری تھا ضروری ہے اور ضروری رہے گا
یااللہ ذو الجلال و الاکرام میں آپ سے ملتجی ہوں
اور درخواست کرتی ہوں کہ ہمارے صغیرہ اور
کبیرہ گناہ معاف فرما دیجیئے آمین ثم آمین

تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریمؐ پر درود اور
سلام بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو تم بھی آقاؐ پر بہت
بہت درود بھیجا کرو۔ صلی علی نبینا صلی علی محمدؐ
صلی علی شفیعنا صلی علی محمد
صلی علی رحیمنا صلی علی محمد
صلی علی کریمنا صلی علی محمد

رحمٰن کے پیرو

جس مبارک گھڑی آسمانِ نبوت کے ماہِ تاباںؐ نے حضرت بی بی اماں
آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر ضو فشانی کی۔ قدرتِ الٰہی
سے اسی دم کعبے میں رکھے ہوئے تمام بت زمین بوس
ہو گئے اور اہلِ دنیا کو اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ اللہ تعالیٰ
وحدہٗ لاشریک کے بنائے ہوئے کارخانۂ عالم میں اس وقت
ربّ العالمین کا محبوبؐ ایک سب سے مکرم اور محترم ہستی
جلوہ فرما ہو گئی ہے جو کہ ان مٹی اور پتھروں سے بنائے
گئے خود ساختہ خداؤں کو نہ صرف یہ کہ خود نہیں
مانیں گے بلکہ یہ پاک محبوبؐ سارے جہان کے لیے
یہ پیغام لائے ہیں کہ خدا صرف اور صرف ایک ہے وہی ربّ العالمین
ایک اللہ جو تمام زمینوں آسمانوں فرشتوں جنّوں درندوں
اور انسانوں کا خالق مالک اور رازق ہے اسی اللہ وحدہٗ لاشریک
نے سب کے لئے ساری نعمتیں پیدا کی ہیں۔ رسولِ کریمؐ محمد مصطفیٰ پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت سے ہی معجزے
رونما ہوتے رہے اور جوں جوں آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم
جوان ہوتے گئے سب کے دلوں میں آپؐ کی محبت قدر و منزلت
عزت بڑھتی گئی لوگ آپؐ کو صادق اور امین کے القابات

کہے جاتے اور مانتے تھے اسی لئے آپؐ کے حسنِ اخلاق سے دیانت
امانت اور شرافت کے ایمان داری سے اور سچائی کے چرچے ہر طرف
ہوتے رہتے۔ لوگ آپؐ کی نیک فطرت کے گیت گاتے بے دھڑک
یعنی بے خوف و خطر اپنی امانتیں آپؐ کے پاس رکھتے
اور جب چاہتے لے جاتے کوئی فکر یا پریشانی یا اپنی چیز
کے ضائع ہونے کا کسی قسم کا بھی خدشہ نہ ہوتا تھا
مگر جب اللہ کے حکم سے نبی کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم
نے دعوت اسلام دی تو لوگوں نے آپؐ صلی اللہ علیہ وسلم
کو مجنوں دیوانہ جادوگر شاعر اور نجانے کیا کیا
بکنا شروع کر دیا۔ شیطان کو پوجنے والوں کو تو
اللہ رحمٰن و رحیم کے بھیجے ہوئے پیارے رسول پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کی بات سمجھ میں نہ آتی اور ان ظالموں کو اللہ
کی محبت اللہ کی عبادت اور اللہ کی اطاعت
کا سبق بہت ہی برا لگتا کیونکہ ان کی فطرت میں
تو ظلم کمانا جبر کرنا دغا دینا فریب کرنا عیاری اور
مکاری سے دھوکہ دینا ان کی گھٹی میں تھا ان کا
گندہ قوت حرام کھانے حرام سمیٹنے حرام کام
کرنے کو پسند کرتا تھا اور یہ سارے ہی شیطانی افعال و

3

اوصاف ہیں چونکہ اس دور کے انسان کی محبت شرافت انسانیت

ہمارا دی کے احساسات سے شناسائی ہی نہ تھی - درندگی

ان کی فطرت کا خاصہ تھی یوں بھی بدی شیطان کو محبوب

ہے اور نیکی خیر بھلائی اللہ کے راستے ہیں اور اللہ تعالیٰ

چونکہ خود لطیف ہے اور محبت کے جذبے بڑے لطیف

ہوتے ہیں کیونکہ یہ وصف خدائی ہے اس لئے لطیف

جذبات تعمیر پاکیزہ جذبات اور نیک اطوار رکھنے والوں

کا خاصہ ہیں - اللہ رحمان و رحیم مجسم نور ہے اور

نور بصیرت دینے والے اللہ کو اجالے پسند ہیں اور چونکہ

شیطان آگ ہے اسی لئے شیطان مجسم شر ہے فتنہ پرور

ہے اور شیطان کو اندھیرے پسند ہیں کہ اندھیرے میں

گناہ پلتے ہیں - اسی لئے اللہ نور السموات نے اپنے نورِ حق

سے شمع نبوت و رسالت بنا کر دنیا میں پھیلے اندھیروں

کو دور کرنے کے لئے بھیجی تاکہ لوگ راہِ ہدایت پر چل

سکیں - محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخلوقِ

خدا کو محبت اور اخوت کا درس دے کر فلاح کی راہ

دکھائی وہ راہ جو ہدایت کی راہ ہے وہ راہ جو بندے

کو اپنے اللہ پاک سے ملا کر رحمت باری کی حقدار بنا دیتی ہے

4

وہ راہ جو تمہاری روح کو اچھے اعمال کے لئے اکساتی ہے تاکہ تم جنت کے مستحق بن جاؤ۔ جنت جہاں سکون آرام اور امن ہوگا۔ ہمارے آقا مولیٰ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نوری تھے اس لئے انہوں نے اجالے بانٹے جبکہ شیطان لعین ناری ہے اسی لئے جہنم کی راہ لے جاتا ہے جہاں بڑھکتی آگ کے لپکتے شعلے شیطان اور اس کے چیلوں کو نگلنے کو بیقرار ملیں گے موت کے بعد پھر بار بار زندہ کر دیئے جاؤ گے تاکہ جلنے جھلسنے کی تکلیف کا مزہ چکھتے رہو۔ اور پھر پکارنے والا پکارے گا کہ اے شیطان کے پیروؤ۔ اب بلاؤ اپنے مددگاروں کو جن کی کہ تم پرستش کرتے تھے اور اب یاد کرو وہ وقت جب خدائے اہل و آں وحدہٗ لاشریک نے تمہیں ڈھیل دے رکھی تھی اور تم ہر روز برائی اور گناہوں کی کھیتیاں بویا کرتے تھے اور جب جب خدا تعالیٰ کے انبیاء کرام نے تمہیں راہِ حق پر بلایا ہدایت کی۔ مگر تم نے ان کا مذاق اڑایا۔ تم تاویلیں گھڑتے رہتے بے بنیاد دلیلیں دیتے رہتے۔ اب شیطان کی ہم راہی کا نتیجہ بھگتو اور تم اپنے برے انجام کے خود ذمے دار ہو یہ تمہاری بد نصیبی ہے۔ جب رسول پاک قرآنی آیات کھول کھول کر سناتے تو جاہل کفار کی سمجھ میں کچھ بات نہ آتی مگر پھر چند پاک طینت

5

اصحابؓ نے اللہ کے پیارے رسولؐ کو پہچانا سمجھا اور رسول اللہ ﷺ کی

پاس صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک پر بیعت یعنی کہ توبہ

کر لی۔ اور کلمہ توحید و رسالتؐ پڑھ کر دینِ اسلام کو قبول کیا

لوگ حلقہ بگوشِ اسلام ہوتے چلے گئے۔ جس کی وجہ سے کفار

بہت متفکر ہو گئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ اپنے اجداد

کے مذہب یعنی بت پرستی اور آتش پرستی کو چھوڑ چھوڑ

کر محمدؐ ابنِ عبداللہ کے دینِ اسلام میں شامل ہوتے چلے

جائیں۔ اسی خدشے کے تحت کفار نے تو مسلموں پر مظالم

توڑنے شروع کر دیئے۔ مگر جن کے مقدر میں خدا وندِ کریم

نے ہدایت لکھ دی تھی وہ سب جوق در جوق دینِ حق

تعالیٰ میں شامل ہوتے رہے۔ اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے

ساری دنیا پر پرچمِ اسلام لہرانے لگا اور مسلمان ہر طرف چھا گئے

کلامِ مجید فرقانِ حمید چونکہ مکمل ضابطہ حیات ہے اسی لئے

مسلمان قرآنِ حکیم کی راہ نمائی میں دینی اور دنیاوی

علوم پر عبور حاصل کر کے ان کے فوائد سے مستفید ہوتے

رہے دینِ اسلام کے فیوض و برکات سے ملک ملک اور گھر گھر

علم کی شمعیں جلیں اور دیکھتے ہی دیکھتے پیر و جوان بحرِ

علم سے اپنی تشنگی مٹانے لگے۔ جہالت کے اندھیرے چھٹنے لگے نورِ ایمان پھیلا

تو وہی دور مسلمانوں کے عروج کا دور تھا اس دور میں ہی
مسلمانوں نے تین چوتھائی دنیا پر بڑی آن بان اور شان سے
حکمرانی کی اور پھر مسلمانوں کو بے پناہ ترقی کرتے دیکھکر غیر
مسلموں نے بھی قرآن کریم سے حکمت کے موتی چنے یہاں تک
کہ ستاروں پر کمندیں ڈالی گئیں چاند پر جھنڈے گاڑے گئے
مگر یہ مقام حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اپنی خبیث فطرت سے
مجبور ہو کر کفار نے بڑی ہوشیاری اور مکاری سے دین
حق تعالیٰ کے بڑھتے ہوئے ریلے کو روکنے کے لئے بند باندھے
اور وہ یوں کہ مرد کی سب سے بڑی کمزوری شباب و شراب
وافر مقدار میں مہیا کی گئی۔ جس کی بنا پر گھنگھروؤں کی
جھنکار میں کھو کر حکمران اپنے فرائض کو یکسر فراموش
کر بیٹھے۔ اپنے دین کی تعلیم بھلا دی گئی۔ وہ تعلیم جو سادگی
میں وقار قائم رکھنے کی ترغیب دیتی ہے اور ایسے
کثیف ماحول میں خواتین بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ
سکیں اور نتیجتہً قوم حیا وفا اور فرض شناسی
کے مفہوم و معانی کو بھولتی چلی گئی۔ اور پھر مسلمانوں کی
پوری قوم ذلت اور غلامی کے گڑھوں میں گرتی اور دنیا کے
نقشے پر سمٹتی چلی گئی۔ عظمتوں کی داستان قصہ پارینہ بن گئی

7

کفار نے خوب خوب پیر پرزے نکالے۔ اسی لئے آج جدھر دیکھیں

غیر مسلم چھائے ہوئے ہیں۔ جو کہ مختلف بموں کی صورت

میں موت ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ اور جب اپنے ایجاد کردہ

اسلحے کی آزمائش مطلوب ہو تو وہ بڑی چالاکی سے مختلف

مسلم ممالک کو میدان جنگ بنا کر اسلحہ فروخت کر کے

اس کی منہ مانگی قیمت وصول کرتے ہیں اور پھر نئے تجربات

اور نیا اسلحہ تیار کرتے ہیں۔ ہم مسلمان عقل و خرد سے

اس قدر بیگانے ہوتے جا رہے ہیں کہ دوست دشمن کی

پہچان نہیں رہی۔ ہم اپنوں کے گلے کاٹتے ہیں اور غیروں

کو اپنا سمجھتے ہیں۔ ہم رحمٰن و رحیم کے ماننے والے ہیں

مگر ہدایت سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور شیطان ملعون

کے چنگل میں پھنستے جاتے ہیں۔ آج کوئی ایسی ہستی نہیں مل

رہی جو یہ سبق دے کہ اگر لڑنا ہے تو دشمن سے لڑو اپنے

دین و ملت کے امین بن کر محافظ بن کر لڑو۔ اسلام

کے فرزندو بھول جاؤ آپس کے جھگڑے اور ٹوٹتے ناطے جوڑ

کر پھر سے ایک ہو جاؤ پھر سے ایک دوسرے کو گلے سے لگا لو

میں سمجھتی ہوں پراگندہ ذہنوں کو صحت مند ماحول کی

ضرورت ہے ان بکھرتے اوراق کو سمیٹنے کے بعد نئی

شیرازہ بندی کی ضرورت ہے۔ میرے خیال میں یہ کام خواتین
بہتر طور پر انجام دے سکتی ہیں۔ کیونکہ بچے کی سب سے پہلی
درس گاہ اپنی ماں کی گود ہوتی ہے اسی لئے ماں با آسانی
بچے کے ذہن میں ملت اسلامیہ کی محبت کا بیج بو سکتی
ہے۔ اور بخوبی اتنا شعور بچے کے ذہن میں پیدا کر
سکتی ہے کہ وہ کانٹوں سے گزرتے ہوئے اپنے دامن کو
زخمی ہونے سے کیونکر بچا سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے
ہمیں اپنی بیرونی مصروفیات کو کم کرکے بچوں کو وقت دینا
ہوگا ورنہ غیر ممالک میں تعلیم حاصل کرنے والے بیشتر
طلبا دہریئے بنتے جا رہے ہیں جس کی تمام ذمے داری غیر ملکی
تعلیم پر نہیں ڈالی جاسکتی کیونکہ ہم والدین بھی اپنے خدا کے
گنہگار اور اپنے بچوں کے مجرم ہیں۔ کہ آرام آسائش دولت
قیمتی کی ہوس میں ہم اپنے فرائض اپنی ذمے داریاں سب
کچھ بھول چکے ہیں ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ اپنے جگر کے
ٹکڑوں کو دینی تعلیم دے سکیں۔ ہم اگر بڑا تیر مارتے
ہیں تو قرآن مجید پڑھوا دیتے ہیں جو کہ عربی زبان میں ہے
چونکہ بچے عربی سمجھ نہیں سکتے اس لئے وہ یہ جان نہیں پاتے
کہ کلام پاک ہمیں کیا تعلیم اور کیا احکام دے رہا ہے

یہ سب کہتے ہوئے میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ بچے عربی میں کلام پاک
پڑھنا چھوڑ دیں۔ مگر یہ ضرور کہوں گی۔ کہ بچوں کو اس قابل
ضرور بنا دیجیئے کہ وہ اردو میں ترجمہ اور تفسیر ضرور پڑھنا
سیکھ لیں۔ یوں بھی اردو ہماری قومی زبان ہے جس کو سیکھ
کر بچے بہت ساری دینی کتب کا مطالعہ کر سکیں گے۔ جس کے بعد وہ
اپنے ملک و ملت سے ذہنی طور پر قریب ہو سکیں گے۔ وہ اپنے اجداد
اپنے اسلاف کے کارنامے پڑھیں گے تو فخر محسوس کرنے کے علاوہ ان
میں بلند ہمتی اور ایک نیا عزم و جزبہ پیدا ہوگا۔ پھر بچے
دہریے بننے سے بھی بچ جائیں گے پھر وہ یہ نہیں کہیں گے کہ
کیا واقعی کوئی ایسی طاقت ہے جسے اللہ مانا جاتا ہے
میں قوم کی ہر ماں سے درخواست کروں گی کہ اپنی آئندہ
نسلوں کو اتنا باشعور بنا دیجیئے کہ وہ زمانے میں جہاں
بھی جا کر رہیں اچھائیوں سے دامن بھر کر برائیوں کو اپنی
ٹھوکر پر رکھیں۔ ہم یہ کیوں بھولتے جا رہے ہیں کہ ہم صرف
ایک اللہ رحمان و رحیم کے ماننے والے ہیں اپنی اولاد کو بھی اللہ
تعالیٰ مہربان کے بندے اور غلام بنانا ہمارا فرضِ اوّلین
ہے۔ نہ یہ کہ شیطان کے چیلے بنیں۔ ہمیں سچے دل سے یہ عہد کرنا
چاہیئے کہ آئندہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کریں گے جس سے کہ

بروزِ حشر اپنے پیارے رسولؐ پاک صلی اللہ علیہ ۱۵
و آلہٖ وسلم کے سامنے شرمسار ہونا پڑے
کیونکہ ہم نے دنیاوی عیش و عشرت میں کھو
کر دینِ خدا تعالیٰ کو بھلا دیا تھا اور اپنے دینی
فرائض سے غافل ہو گئے تھے۔
یہاں تک کہ اغیار جمہوریت اور آزادی کے نام پر
بے حیائی کے لبادے اوڑھ کر۔ غیرت و حمیتِ اسلام
اور جانِ دین و ایمان پیارے رسولِ مقبول صلی اللہ
علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر رکیک حملے کر رہے ہیں
رسولؐ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہہ اخبارات
میں چھاپی گئی اور کلامِ مقدس قرآن مجید فرقانِ حمید
کی جلدیں بار بار جلا کر دینِ حق تعالیٰ کے
جانثاروں کے جذبات سے کھیلا گیا اور ان کی روح
ایمان کو مجروح کیا گیا ہے جب کہ ایسی بے باکی اور
خود سری کھلی بے حیائی ہے ورنہ کسی بھی با اصول اور
تہذیب یافتہ ملک و ملت قوم یا معاشرہ کے آداب
یا اصول و قوانین اس طرح دوسروں کے دین اور
مقدس کتبِ باری تعالیٰ کی بے حرمتی کی اجازت نہیں دیتے
چونکہ شائستہ اطوار اقوام کبھی کسی کے جذبات کو مجروح
کرنے کو پسند نہیں کرتے تو پھر ان مغربی اقوام کے خر
دماغ شیطانوں نے فریڈم کا یہ مفہوم کیسے سمجھ
لیا کہ نہ صرف دینِ اسلام کی توہین کرتے پھریں بلکہ یہ
دیّوث اپنی گندی سوچ اور نجس حرکات سے
ہمارے پیارے نبی کریمؐ حبیبِ کبریا محمدؐ مصطفیٰ پاک
دل و جانِ ما سرکارِ دو عالم کی شان میں بھی نازیبا

باتیں کہیں اور چھاپیں یوں تو یہ ایک کھلی حقیقت!!
ہے کہ اس بے دین قوم نے حضرت عیسٰیؑ علیہ السلام
اور حضرت مریم علیہ السلام کے خلاف بھی اور
اگر دیکھا جائے تو اللہ وحدہٗ لاشریک کی اعلیٰ و بالا
احد اور صمد ہستی کی شان میں بھی جو چاہیں
بکواس کر دیتے ہیں مگر اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں
ہے کہ ہم لوگ اپنے آقاؐ رحمۃ اللعالمین کی شانِ اقدس
میں ایسے بدنصیب بدلحاظ بے ضمیر اور بے ادب افراد
کو شتر بے مہار کی طرح بے لگام چھوڑ دیں جب کہ
تعلیم تہذیب شائستگی اور اخلاق و آداب کے
قوانین و ضوابط بھی بھی اس کی اجازت نہیں دیا
کرتے کہ مہذب افراد ایکدوسرے سے ہمکلام ہوں تو
بھی ایکدوسرے کی دل شکنی کرلیں چہ جائیکہ
کسی مذہبی رہنما اور وہ بھی نبیؐ رسولؐ پیغامبرؐ
اور رہنمائے دنیا و دین رسولؐ مجتبٰےؐ حبیبؐ کبریا
صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی ؟؟؟
آج کے دور میں جب کہ سارا مغرب عالم اسلام کے
خلاف یکجا شانہ بشانہ صف آرا ہے تمام اہلِ اسلام
کو تحمل سے وقت کے تقاضے کے پیش نظر تجی رنجشوں
کو پسِ پشت ڈال کر اپنی صفوں میں اتحاد یکجہتی
سے ہر پلیٹ فارم پر دشمن سے مقابلے کے لئے سینہ سپر
ہو جانا چاہیئے مگر یاد رکھو کہ بلند حوصلے اور جوش
جذبے کے علاوہ تدبر تحمل اور وسائل بھی ضروری
ہیں کیونکہ دشمنانِ دین وملت انتہائی مضر جدید
ہتھیاروں سے بھی لیس ہے اور دشمن کی فطرت میں

عیاری مکاری بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے

شمعؐ رسالتؐ کے پروانوں دشمنانِ اسلام غیرتِ اسلام
کو للکار رہے ہیں اور ہمیں اپنے آباؤ اجداد کے وقار
اور اپنے اسلاف و اجداد کے دین و ملت کی عظمت کو
قائم رکھنا ہے تو اپنے افعال و اعمال کو ٹھیک کرنا
بہت ضروری ہے اپنی اپنی اصلاح کی طرف توجہ دیں
تاکہ دشمنانِ اسلام کی یہ غلط فہمی دور کر سکیں
کہ مسلمان قوم بے ننگ و نام ہے یا پھر آج کے
دور میں شمعؐ رسالتؐ کے پروانوں میں جانثاری
کا فقدان ہے
دین محمدؐ الرسولؐ اللہ کے پاسبانو! جاگو اٹھو بڑھو

کہ

روان تیری رگوں میں وہ لہو ہے
راہِ حق میں جسے بہنے کی خو ہے
بڑھو اور اس کی گردن توڑ ڈالو
تمہارے آج کافر روبرو ہے